بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

النور

نومبر ۱۹۸۵ء

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر : قریشی مقبول احمد

مفتی احمد صادق

کلام الامام امام الکلام

نتیجہ فکر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

چارہ گروں کے غم کا چارا، دکھیوں کا امدادی آیا
راہنما بے راہروؤں کا، راہبروں کا ہادی آیا

عارف کو عرفان سکھائے متقیوں کو راہ دکھائے
جس کے گیت زبور نے گائے وہ سردار منادی آیا

وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی ردا دی آیا

صدیوں کے مُردوں کا مُحیی، صلّ علیہ کیف یحیی
فسق و فجور کی ظالم موت سے دلوانے آزادی آیا

شرف انسانی کا قیّم
صلّی اللہ علیہ وسلم

شیریں بول، انفاس مطہّر، نیک خصال و پاک شمائل
حامل فرقاں، عالم و عامل، علم و عمل دونوں میں کامل

جو اُس کی سرکار میں پہنچا، اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا، ماں نے جنا تھا گویا کامل

اُس کے فیض نگاہ سے وحشی بن گئے حلم سکھانے والے
معطی بن گئے شہرۂ عالم، اس عالی دربار کے سائل

نبیوں کا سرتاج، ابنائے آدم کا معراج محمد
ایک ہی جست میں طے کر ڈالے وصل خدا کے ہفت مراحل

رب عظیم کا بندۂ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

The Ahmadiyya Gazette and Annoor are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge, U.S.A., for the Ahmadiyya Movement in Islam, Inc., 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C., 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں جو مدد دے گا وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا

جہاں تک ممکن ہے اپنی ہمت دکھلائیں

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جہاں تک ممکن ہے ... اپنی ہمت دکھلاویں۔ دنیا جائے گذشتنی گذشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہوں اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں، ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔"

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ: ۲۷ ستمبر ۱۹۸۵ء بمقام: مسجد محمود زیورک، سوئٹزرلینڈ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ جو میں نے ہمبرگ (جرمنی) میں دیا تھا اسمیں خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کا ذکر کر رہا تھا کہ کس طرح جماعت پر یہ بعض وسعت پذیر ہیں جنہیں ہم بطور خاص اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں "انا ارض اللہ واسعۃ" جسمیں بتایا گیا ہے کہ اے اللہ کی زمین میں بسنے والو! میری زمین ہمیشہ وسعت پذیر رہی ہے اور کوئی نہیں جو اس زمین کو تنگ کر سکے چنانچہ آیت کے اس مفہوم کو ہم بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا کہ پہلے خطبہ کے تسلسل میں آج سفر کے چند مزید حالات بیان کرتا ہوں، تاکہ احباب جماعت کے دل حمد و شکر کے جذبات سے لبریز ہوں۔ حضور نے فرینکفورٹ میں خرید کردہ نئے مرکز کا تفصیلی ذکر فرمایا جسکا رقبہ ۶½ ایکڑ ہے۔ حضور نے انصار، خدام اور لجنہ کی اعلیٰ خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کا اعجاز ہے کہ اس دور میں احباب جماعت دنیا سے الگ تھلگ اپنے قیمتی اوقات دین کیلئے وقف کرتے ہیں۔ حضور نے افتتاحی تقریب کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ مقامی غیر از جماعت احباب نے بھی بھرپور دلچسپی ظاہر کی۔

فرمایا کہ دوسرا پہلو جسکا میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ارض اللہ واسعۃ میں صرف ظاہری زمینوں کی فراخی کا ذکر نہیں بلکہ روحانی زمینوں کی فراخی کا بھی ذکر ہے اور تسلی دی گئی ہے کہ اللہ کے دین کو پھیلنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ ہر روز نئی وسعتیں عطا ہوتی چلی جائینگی چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً **"وسع مکانک"** فرما کر یہ بتایا کہ ہم تیرے ماننے والوں میں، تیرے ارادتمندوں میں، تیری پیروی کرنیوالوں میں بہت زیادہ وسعت دینے والے ہیں۔ لہٰذا ان روحانی وسعتوں کے آثار بڑے نمایاں طور پر دکھائی دینے لگے ہیں چنانچہ فرینکفورٹ کی افتتاحی تقریب میں عرب، یورپین، امریکن اور جرمن لوگ جو شامل ہوئے اصرار کے ساتھ ٹھہر گئے اور انکے سوالات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اسلام میں غیر معمولی دلچسپی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ترکوں کا بھی ایک وفد وہاں پہنچا ہوا تھا اور ان کے سوالات سے یہ تاثر ملتا تھا کہ ان کے اندر کچھ غصہ اور نفرت پائی جاتی ہے لیکن جب سوالات کے جواب دیئے گئے تو ان کے چہروں کے تاثرات بدلنے شروع ہو گئے اور بہت اپنائیت پیدا ہو گیا اور ان کے لیڈر نے مجھے کہا کہ آپ ہمارے لئے یہ دعا کریں کہ ہم آپ کی جماعت کی طرف راغب ہو جائیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی زمین تیار بیٹھی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے اس زمین کو پھیلا رہے ہیں۔

فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو آج کل خاص طور پر **تبلیغ کی طرف توجہ** کرنی چاہیئے۔ اگر اب سستی ہو گئی تو ایسے وقت قوموں کو بار بار نصیب نہیں ہوا کرتے۔ خدا کے فضل سے ہر طرف جماعت کے اندر دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اور کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں گیا ہوں اور وہاں بیعتیں نہ ہوئی ہوں۔ مختلف ممالک کے لوگ جو تھوڑے عرصہ میں جماعت سے رابطہ پیدا کرتے ہیں بیعتوں پر تیار ہو جاتے ہیں اور پھر ان میں سے بڑے بڑے مخلص پیدا ہوتے ہیں۔ فرینکفورٹ میں عربوں کے ساتھ ملاقاتوں کا پروگرام بہت کامیاب رہا اسی طرح پریس کانفرنس بھی خدا کے فضل سے کامیاب رہی۔ مقامی معززین کے ساتھ مجلس ختم ہونے کو ہی نہیں آتی تھی اور کچھ دیر میں ہی اسلام کے ساتھ گہری وابستگی نظر آنے لگ گئی۔ یہ وہ باتیں ہیں جو مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں بار بار **جماعت کو توجہ** دلاؤں کہ **تبلیغ کا حق ادا کریں۔** اللہ تعالیٰ ہماری تھوڑی کوششوں کو بھی بڑھا کر ہماری توقع سے زیادہ اپنے فضل ہم پر نازل فرمائیگا۔

فرمایا کہ **زبان کا کوئی مسئلہ نہیں۔** ہر زبان میں کیسٹیں تیار کی جا سکتی ہیں۔ جب ایک دفعہ پیغام پہنچا دیا جائے تو پھر وہ لٹریچر لینے اور کیسٹیں سننے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پس اگر کوئی احمدی کسی بھی ملک کے باشندے کو تبلیغ کرنا چاہے تو اس کیلئے یہ بہانہ نہیں ہوگا کہ زبان نہیں آتی۔ اس لئے میں جماعت کو بار بار توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے راستے کی رکاوٹیں دور فرما دی ہے تو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر اس کے ساتھ **جذبے اور دعا کی ضرورت** ہے۔ اس کو اپنا **مقصد حیات بنا لیں،** تبھی آپ تبلیغ کے میدان میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی میں مقیم ایک احمدی نوجوان کا واقعہ بتایا کہ خدا تعالیٰ نے اسکی کوششوں میں برکت ڈالی اور حضور کی دعا سے اسکے ذریعہ ایک بیعت بھی ہو گئی۔ فرمایا کہ جماعت کو تو خدا تعالیٰ ایک بہانہ عطا کر دیتا ہے کہ گویا ہم نے بھی ہاتھ لگایا ہے ورنہ خدا کے فرشتے ہی اصل کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ وقت آنے پر **فرشتے سعید روحوں کو ہانکتے** ہوئے لے آتے ہیں۔

فرمایا کہ ہر احمدی کو **دعا کے ساتھ تبلیغ کرنی چاہیئے۔** اور اپنے آپ کو اس عورت کی طرح محسوس کرے جسکی گود اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے خالی ہے اور بے قرار ہو جائے کہ کاش مجھے بھی روحانی اولاد عطا ہو پھر دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اسکو ملتے ہیں۔

فرمایا کہ ہمبرگ میں جو جگہ دیکھی ہے دعا کریں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ اور اسلام کے حق میں بہتر جگہ ہے تو نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ جگہ عطا فرما دے بلکہ وہاں ایک **شاندار مسجد** بھی بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

فرمایا فرینکفورٹ سے میونخ پہنچے جو ایک بہت بڑا شہر ہے لد

بہت اہم مرکز ہے۔ جماعتی مرکز موجود نہیں۔ مبلغ کرایہ کے مکان میں رہتا ہے۔ یہاں کے لوگ اپنے مزاج کی رعونت کی وجہ سے مشہور ہیں لہٰذا وہاں پر زیادہ لوگ نہیں آسکے اور غیر معمولی کامیابی کی توقع بھی نہ تھی اور جو آئے اُن کا رویہ اسلام کے خلاف تھا۔ چنانچہ اُنہیں جگانے کیلئے اُن کے ساتھ اسی رنگ میں گفتگو کی گئی اور اُنہیں بتایا گیا کہ اُن کا یہ خیال کہ جرمن قوم اسلام قبول نہیں کرے گی ایک خام خیال ہے۔ اس طرح وہ نرم پڑ گئے اور اسلام کے بارہ میں معلوماتی سوالات شروع کر دیئے۔ چنانچہ اُنہیں جماعت احمدیہ کے عقائد سے آگاہ کیا گیا تو متفق ہو گئے۔ فرمایا کہ اسی علاقہ میں کچھ عرب دوست جنہیں ہم سے دور کرنے کی بہت کوشش کی گئی ہے ملنے کیلئے آئے اور کچھ دیر کی گفتگو کے بعد لٹریچر بھی برائے مطالعہ لے گئے۔ وعدہ بھی کیا کہ آئندہ اگر کوئی سوال پیدا ہوا تو تحریر کے ذریعہ دریافت کر لیں گے۔ فرمایا کہ جس جس جگہ ہمارے لئے زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہاں ہی اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے وسیع کر دیتا ہے۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں کو ہمارے لئے کھولے گا اور اُن کی نفرتیں محبتوں میں بدل دے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی زمین ہمارے لئے ہر لحاظ سے وسعت پذیر ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس جماعت کو بڑھانے کیلئے کام کر رہی ہے۔ ایسی صورت میں جماعت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تقدیر الٰہی کے ساتھ چلے۔ جو لوگ کوئی قدم اُٹھانے سے گریز کرینگے وہ مخالف چلنے والوں میں شمار ہونگے۔ چند قدم اس سمت اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کی تیز ہوائیں خود آپکو کھینچ کرلے جائینگی۔

فرمایا کہ بہت سی خوشخبریاں ایسی مل رہی ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس جماعت کو بڑھانے والا ہے اس لئے ہر احمدی ہر جہت میں کوشش کرے۔ جماعت کی ساری طاقت ابھی تک میدان عمل میں نہیں اُتری۔ وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے۔ زمانے میں ایک انقلاب آنیوالا ہے۔ دنیا میں بڑی سرعت کے ساتھ تبدیلیاں پیدا ہونے والی ہیں اور ان کیلئے جتنی تیاری درکار تھی وہ ہم نہیں کر سکے اسلئے ہر احمدی جس تک میری آواز پہنچتی ہے وہ خود اپنا نگران بن جائے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نے سال کے اندر اندر ایک احمدی ضرور بنانا ہے اور دعا کرے تو کچھ مشکل امر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کوئی چیز آپ کو دینا چاہتی ہو تو ہاتھ بڑھا کر اُسکو نہ لینا سخت ناشکری ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو دُعا کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ کوئی بھی مشکل آپ کے سامنے ہو۔ ذاتی نوعیت ہو یا کوئی حل نہ رہا ہو یا کوئی اور رکاوٹ ہو، دعا کرو۔ دعا سے اللہ تعالیٰ کئی راستے کھول دیتا ہے اسلئے میں بار بار آپ کو دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اوّل بھی دعا اور آخر بھی دُعا۔

فرمایا موجودہ حالات میں تبدیلی پاکستان کے مظلوموں کی دعاؤں کے نتیجے میں ہو رہی ہے۔ وہ لوگ ظلم سہہ سہہ کر اور مظلومیت کے دور میں سے گزر کر دعائیں کرکے آپ کے حالات میں تبدیلی کر رہے ہیں۔ آپ بھی اُنکے لیے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے حالات بدلے۔ (آمین)

افسوس! محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۳ ستمبر کے حوالے سے ہم نہایت افسوس کے ساتھ قارئین تک یہ اندوہناک اطلاع پہنچا رہے ہیں کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے برادر اصغر محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب مورخہ ۱۰ ستمبر بروز بدھ بعمر ۸۰ سال لاہور میں وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم ایک غیر معمولی مخلص اور فدائی خاندان کے چشم و چراغ، نہایت درجہ متقی و پرہیزگار اور دُعاگو بزرگ تھے۔ آپ نے ایک لمبے عرصہ تک امیر جماعت احمدیہ لاہور کے فرائض انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا کرے جنہیں چند روز قبل ہی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی المناک رحلت کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دِن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دِل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"مُہر" کا غلط تصور

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب مقیم نیوجرسی ——— امریکہ

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے اور یہ بہت بڑا فضیلت کا مقام ہے۔ لفظ خاتم کے عنوان سے ایک مبسوط مضمون کئی صفحات پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد چہارم میں شائع ہے نہایت مفید محققانہ آرٹیکل ہے لفظ خاتم کے معنی اور اُس کے استعمال کے متعلق نہایت عمدہ ریسرچ ہے

خاتم کے معنی مذکورہ بالا آرٹیکل میں یہ لکھے ہیں۔ مُہر۔ انگوٹھی۔ نقش۔ یہ تینوں معانی حقیقت میں ایک ہی ماخذ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں مُہر کے معنی چھاپ کے بھی ہیں نقش اور چھاپ ایک ہی چیز ہیں۔ انگوٹھی کو بھی بطور مُہر کے استعمال کیا جاتا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر بھی انگوٹھی کی شکل میں تھی ان معانی کی رو سے خاتم النبیین کا ترجمہ یہ ہوگا نبیوں کی مُہر یا نبیوں کا نقش۔ یا نبیوں کی انگوٹھی۔

مُہر کا خاصہ یہ ہے کہ وہ نقش پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سلطان کی مُہر وزیر کی مُہر۔ خلیفہ کی مُہر۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مُہر نبیوں کی مُہر۔ تو اس سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ مُہر سے کیا مراد ہے۔

مخالفین احمدیت کا یہ دعویٰ ہے کہ مُہر کا مقصد بند کرنا ہوتا ہے۔ لہذا نبیوں کی مُہر کا معنی یہ ہوا کہ آنحضرتؐ کے بعد نبی بند۔ جماعت احمدیہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مُہر کے ہیں۔ لیکن یہ تسلیم نہیں کرتی کہ مُہر کا کام بند کرنا ہوتا ہے۔ یا مُہر کے معنی بند کرنے کے ہیں

جیسا کہ اوپر کی سطور میں وضاحت کی جا چکی ہے مہر کے معنی چھاپ اور نقش کے ہیں۔ اور یہی معنی خاتم کے ہیں مُہر کا یہ خاصہ ہے کہ اس سے نقش پیدا کیا جا سکتا ہے اور کیا جاتا ہے پیشتر اس کے کہ میں نقش اور چھاپ کے معنی لفظ خاتم کے لئے استعمال کروں اور خاتم النبین پر چسپاں کروں۔ غیر احمدی علماء کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ساری دنیا میں کوئی ایسی مُہر تلاش کریں جو چیزوں کے بند کرنے کے کام آتی ہو۔ جانوروں اور انسانوں کو بھی بند کرنے کے کام آتی ہو۔ آپ ساری دنیا چھان لیں آپکو کوئی ایک مُہر بھی نہیں ملے گی جو کسی چیز کو بند کر سکتی ہے۔ ایسا کام مُہر نہ ہوگا۔ سلطان کی مُہر اور وزیر کی مُہر وضاحت کر دیتی ہیں کہ مُہر کیا چیز ہے اور جس مُہر کا ذکر ہے اس کا بند کرنے سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ مُہر کو بند کرنے کا ذریعہ سمجھنا جہالت کا ثبوت ہے۔

خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مُہر کی بجائے نبیوں کے نقش کے کرنا زیادہ مناسب اور موزوں اور عام فہم معلوم ہوتے ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی مُہر میں فرق

انفرادی مُہر میں مُہر ہمیشہ بے جان چیز ہوتی ہے جیسے زید کی مُہر سلطان کی مُہر۔ لیکن اجتماعی مُہر میں مُہر ہمیشہ انسان ہوتا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اُس خاص گروپ کا فرد ہوتا ہے مثلاً خاتم الاولیاء میں خاتم (مُہر) نہ صرف انسان ہے بلکہ اولیاء کے گروپ کا ایک فرد ہے۔ خاتم الشعراء میں خاتم انسان ہے بلکہ شعراء کے گروپ کا ایک فرد ہے۔ قارئین بدر نے نوٹ کیا ہوگا۔ کہ انفرادی مُہر ہمیشہ بے جان ہوتی ہے اور مُہر کی نوعیت نہیں بدلتی خواہ وہ زید کی ہو یا بکر کی مُہر ہمیشہ بے جان ہوتی ہے۔ لیکن اجتماعی مُہر بدلتی رہتی ہے۔

افسوس علماء کہلانے والوں نے انفرادی اور اجتماعی مُہر میں کوئی تمیز نہیں کی ایک بے جان مہر اور ایک اعلیٰ انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نقش الانبیاء ہیں ایک ہی ترازو سے تولتے ہیں۔ انفرادی بے جان مُہر میں اور اجتماعی مُہر میں کوئی مماثلت نہیں ہے۔

خاتم الانبیاء کے معنی نبیوں کی مُہر کرنا ایک غلط تاثر پیدا کرتا ہے کہ گویا یہ مُہر بھی انفرادی مُہر کی طرح ایک بے جان چیز ہے۔ بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ خاتم النبین کے معنی نقش الانبیاء کئے جائیں جو کہ لغت عرب کے اور کلام عرب کے عین مطابق ہے۔ جیسے — خاتم الاولیاء اور خاتم الشعراء ایسی صورت میں خاتم النبین۔ خاتم الاولیاء اور خاتم الشعراء کے معانی افضل الانبیاء افضل الاولیاء اور افضل الشعراء ہوں گے یہ معنی نقش سے ماخذ ہیں۔ غیر احمدی علماء سخت غلطی خوردہ ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مُہر کے معنی بند کے ہیں۔ دوسرے

وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خاتم اور ختم دونوں ایک ہی ہیں۔ کتنی بڑی جہالت ہے پھر اپنے خیال کے ثبوت میں قرآن سے مثال پیش کرتے ہیں:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ یعنی اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا کر اُن کو بند کر دیا۔

حالانکہ آیت کریمہ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ ماننے والوں کے دلوں اور کانوں پر چھاپ لگادی تاکہ وہ نشان رہے اور قیامت کے روز مومن دیکھیں کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے خدا کی آیات کا انکار کیا یہ چھاپ یا مُہر تعارف کے لیے ہوگی جیسے کتاب پر مُہر لگادی جاتی ہے تاکہ یہ علم رہے کہ یہ کس کی کتاب ہے یا جیسے کپڑے کے تھانوں پر مُہر یا چھاپ لگادی جاتی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کپڑا کس فیکٹری کا بنا ہوا ہے۔ انگلش زبان میں اسے IDENTIFICATION کہتے ہیں یا کوئی اور نشان لگادیا جاتا ہے۔

دوسرا اس کا جواب خود قرآن میں موجود ہے۔ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ۔ یعنی نیک لوگ ایسی شراب پلائے جائینگے جس پر مُہر لگی ہوگی سوال یہ ہے اگر مُہر کے معنی بند کے ہیں تو پھر نیک لوگ وہ شراب کیسے پی سکیں گے جس پر مہر لگی ہوئی ہوگی جس کے معنی علماء کے نزدیک بند کے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جو مُہر یا چھاپ لگی ہوئی ہوگی وہ اس بات کا نشان ہوگی کہ شراب خالص ہے اور پینے کے لیے روکاوٹ نہ ہوگی۔ ما علینا الا البلاغ ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے سیٹ کے متعلق ضروری اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے سیٹ کے متعلق یہ اعلان کیا گیا تھا کہ انکا ہدیہ 150 پونڈ ہوگا - پیکنگ اور ڈاک کے اخراجات اسکے علاوہ ہیں - جس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا اسوقت ڈالر کا نرخ ایسا تھا کہ 175 ڈالر سیٹ کا ہدیہ مقرر کیا گیا - لیکن اس کے معًا بعد ڈالر کا نرخ کم ہو گیا ہے - واشنگٹن نے 175 ڈالر کے حساب سے جب رقوم لندن مرکز میں بھجوائیں تو ایک سو سیٹ کی قیمت 17500 ڈالر کے عوض لندن میں صرف 12363 پونڈ موصول ہوئے - گویا مقررہ قیمت 150 پونڈ فی سیٹ کے حساب سے 15000 پونڈ ملنے چاہیئے تھے لیکن 2636 پونڈ مرکز کو کم ملے

مرکز نے 150 پونڈ کا ہدیہ پہلے ہی نہایت واجبی مقرر کیا تھا - اسلئے مرکز نے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں لندن میں رقم پونڈ میں پوری ملنی چاہیئے ۔

تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ سیٹ کی قیمت 150 پونڈ ہے اور اس حساب سے کتب کے سیٹ کی قیمت ادا کریں - پیکنگ اور ڈاک کا خرچ اسکے علاوہ ہوگا ۔

اس صورت حال کے پیش نظر ڈالر کی موجودہ قیمت کے مطابق اب پورے سیٹ کی قیمت 250 ڈالر بمع خرچ ڈاک وغیرہ ہوگی

پورا سیٹ 46 جلدوں پر مشتمل ہے

اگر مستقبل میں ڈالر کے نرخ میں کوئی نمایاں تبدیلی ہوئی تو سیٹ کی قیمت ڈالروں میں ترمیم لازمی ہوگی ۔ کیونکہ اصل قیمت تو 150 پونڈ کی سیٹ ہے ۔